مولانا شيخ محمد عادل رباني

شَیطانی تعلیمی نظام

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اللہ ﷻ کے لیے محبت کرنا اور اللہ ﷻ کے لیے نفرت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اللہ ﷻ کے لیے محبت کرنا، اللہ ﷻ کے لیے نفرت کرنا، اللہ ﷻ کے لیے جینا، اور ہر کام صرف اللہ ﷻ کے لیے کرنا ضروری ہے۔ ہمیں اپنی کمیوں پر افسردہ ہونا چاہیے؛ اللہ ﷻ وہ چیز معاف فرماتا ہے جو ایک بندہ نہیں کر سکتا۔ ہمیں اپنی غلطیوں پر توبہ اور مغفرت طلب کرنی چاہیے، پھر ہمیں معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن آج کے لوگ بیکار/غیر ضروری چیزوں پر افسوس کرتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے اللہ عز و جل کے راستے کو چھوڑ دیا ہے اور شیطان کے راستے پر بھٹک گئے ہیں۔ شیطان کا راستہ کبھی بھی بھلائی کی طرف نہیں لے جاتا، کبھی کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ شاید یہ پیسہ لا دے، مختلف قسم کے مواقع فراہم کریں، لیکن یہ کبھی بھی بھلائی (خیر) نہیں لاتا۔ شیطان کے پیچھے چلنے والے ہمیشہ نقصان میں ہوتے ہیں؛ چاہے چیزیں بہتر نظر آئیں، وہ بربادی میں ہی ہیں۔

لوگوں سے کہتے ہیں، "دیکھو، اس شخص نے شیطان کا راستہ اپنایا اور کامیاب ہو گیا،" اور لوگ اس کے پیچھے چلنے لگتے ہیں۔ ایک اور دوسرا شخص بھی اس کی پیروی کرتا ہے۔ آخر میں، سب اس کے پیچھے چلنے لگتے ہیں۔ البتہ، یہ ممکن نہیں کہ سب ایک ساتھ کامیاب ہوں۔ وہ اللہ عز و جل کے راستے کو چھوڑ دیتے ہیں اور بھول جاتے ہیں؛ وہ اس غلط راستے پر چلنے لگتے ہیں۔ پھر، جب ان کے ساتھ کچھ ہوتا ہے، وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی راستہ ہے؛ وہ راستہ جسے وہ کامیابی کا راستہ کہتے ہیں اصل میں شیطان کا راستہ ہے۔ وہ اچھے راستے کو چھوڑ دیتے ہیں اور بیکار کے راستے پر داخل ہو جاتے ہیں۔ وہ اللہ ﷻ کے راستے کو چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان کے راستے پر چلنے لگتے ہیں۔

اللہ عز و جل نے ہر شخص کو ایک خاص صفت عطا کی ہے۔ لیکن، موجودہ نظام ہر کسی کو ایک ہی ڈھانچے میں ڈھلنے پر مجبور کرتا ہے۔ وہ ڈھانچہ ایک مکمل اور بیکار زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔ وہ برسوں تک ایک ہی جگہ پر بیکار میں انتظار کرتے رہتے ہیں، یہ سوچتے ہیں کہ آخر میں کچھ حاصل کر لیں گے، لیکن آخر میں وہ بس مایوس ہوتے ہیں۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں ہم بات کر رہے ہیں؛ ہم نے اسے پھر سے پچھلے ہفتے، اور دو دن پہلے بھی دیکھا۔ قوم کو، کسی بھیڑ کی طرح، صرف یہی کہا جاتا ہے، "پڑھو، پڑھو،" جیسے کہ زندگی میں پڑھائی کے سوا دوسرا کچھ بھی نہیں۔ ٹھیک ہے، تم انہیں اتنی زیادہ تعلیم دے رہے ہو، لیکن اس میں کچھ تو عقل اور وجہ ہونا چاہیے۔ اگر لاکھوں لوگ پڑھنے والے ہیں اور وہی کام کرنے والے ہیں، تو تمہیں نتائج کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ وہ شکایت کرتے ہیں، "ارے، اس سال امتحانات بہت مشکل تھے، بہت سے لوگ ناکام ہو گئے۔" لیکن اگر سب کامیاب ہو جاتے تو؟ تم ان سب کے لیے نوکریاں کہاں

مولانا شيخ محمد عادل رباني

سے لاؤ گے؟ زندگی میں دوسرے کام بھی ہیں؛ پڑھائی کے علاوہ بھی کام ہیں؛ ہر کسی کو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ ایک شیطانی چال ہے جو انہوں نے پوری دنیا پر قبضہ کرنے اور اپنی مرضی مسلط کرنے کے لیے بنائی ہے: "پڑھو، پڑھو۔" وہ بارہ، بیس سال تک پڑھتے ہیں، لیکن آخر میں وہ بیکار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد، وہ کوئی کام نہیں کر پاتے ہیں۔ اگر تم انہیں کسی نوکری پر لگا بھی دو، وہ کام نہیں کر پاتے ہیں کیونکہ وہ ہر چیز تیار ملنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ان کے گھر والے ان کا خیال رکھتے ہیں؛ وہ گھر پر بادشاہوں اور ملکہوں کی طرح رہتے ہیں۔ پھر، جب انہیں زندگی میں داخل ہو کر کام شروع کرنا پڑتا ہے، وہ کچھ نہیں کر پاتے۔ یہ بالکل اسی وجہ سے یہ نظام شیطان کا راستہ ہے۔

لیکن، اللہ ﷻ کے راستے پر ہر کسی کے لیے ایک مناسب صلاحیت ہے، ایک کام جو اللہ عز و جل نے مقرر کیا ہے۔ لیکن وہ ان سب چیزوں کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور، اپنے فائدے کے لیے، لوگوں کو بارہ یا پندرہ سال تک پڑھاتے ہیں تاکہ ان پر قبضہ کر سکیں۔ اور وہ لوگوں کو یہ کہہ کر اپنے قبضے میں رکھتے ہیں، "دنیا میں اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔" وہ لوگوں کو ایک لمحے کی بھی آزادی نہیں دیتے۔ لوگ اس راستے پر چلتے ہیں، شروع میں زبردستی سے، اور بعد میں اپنی مرضی سے۔

اسی وجہ سے میں کہتا ہوں؛ اللہ ﷻ کا راستہ سب سے خوبصورت راستہ ہے۔ یہ آسان ہے، یہ خوبصورت ہے؛ ہر قسم کی خوبصورتی اس راستے پر ہے۔ جب کوئی اللہ ﷻ کے راستے کو چھوڑ کر اس شیطانی راستے پر چلتا ہے، ہر قسم کی برائی اور شر ظاہر ہوتے ہیں۔ بھٹکنا، بدچلنی اور ہر قسم کی بدکاریاں ظاہر ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ لوگوں میں اللہ ﷻ کا خوف نہیں، بلکہ مستقبل کی فکر اور روزی کا خوف ڈالتے ہیں۔ وہ انہیں ڈراتے ہیں یہ کہہ کر، "اگر وہ تعلیم حاصل نہ کریں، اگر وہ یونیورسٹی ختم نہ کریں، پھر وہ گزارا کیسے کریں گے، ان کے حالات کیسے ہوں گے؟" ریاستی ادارے بھی اسی طرح ہیں؛ ڈپلوما کے بغیر کسی کو نوکری نہیں ملتی، کسی کو نوکری پر نہیں رکھا جاتا۔ تو اس ڈپلوما کا کیا فائدہ؟ اگر وہ جو پڑھتے ہیں اس کا صرف ایک فیصد، دسواں حصہ تو چھوڑ ہی دو، سمجھ لیں تو تم شکرگزار ہو گے۔ وہ بس لوگوں کو اسی طرح کامیاب کر دیتے ہیں، ان کے پیسے لے کر۔ پھر وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، "یہ مجتمع/معاشرہ اس طرح سے کیوں بن گیا؟ ہم اس مقام پر کیسے پہنچے؟" لیکن ہر چیز واضح ہے۔ نظام اور یہ سب صرف ایک بہانہ ہے؛ دنیا میں ہر چیز ویسی ہی ہے۔ یہ صرف یہاں نہیں، پوری دنیا اسی طرح ہے۔ عالمیت کے نام پر، انہوں نے تمام انسانیت کو ایک ہی شکل میں ڈھال دیا ہے۔ وہ لوگوں کو ڈراتے ہیں یہ کہہ کر، "تم اس راستے سے نہیں نکل سکتے، اگر نکلے، تو تم برباد ہو جاؤ گے!" لیکن، جو لوگ اس نظام سے باہر نکلتے ہیں—جو لوگ پڑھائی نہیں حاصل کرتے، جو لوگ اس راستے پر نہیں ہیں—وہ بہت زیادہ عقلمند ہیں۔ وہ اپنی سمجھ، عقل اور ذہن خود استعمال کر سکتے ہیں۔ اللہ ﷻ ہماری حفاظت عطا فرمائے۔ وہ اتنی زیادہ تعلیم دیتے ہیں، لیکن کوئی ادب، کوئی احترام باقی نہیں رہا؛ بالکل کوئی قدر و قیمت نہیں بچی۔ اللہ ﷻ ہماری مدد عطا فرمائے۔ اللہ ﷻ ہمارے صاحب کو بھیج دے، وہ ہمیں بچائیں، انشاءاللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۲ جون ۲۰۲۶/ ۰۷ محرم ۱۴۴۸
فجر نماز — اکبابا درگاہ، استانبول

www.mawlanasultan.org